'انتقاد' کے لئے کتاب کے دو نسخے آنا ضروری ہے

انتقاد

حیاتِ باقیؒ، یعنی مختصر سوانح حیات و تعلیمات حضرت خواجہ محمدؐ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ۔

از سیّد رشید احمد ارشد، ایم۔اے

ملنے کا پتہ:۔ کاشانۂ ارشد ۱۵/۳۱۹ دستگیر سوسائٹی کراچی ۳۸۔ ۱۹۶۹ء۔ قیمت ۲ روپے صفحات ۱۴۴

اردو ادب میں پروفیسر مولانا سیّد رشید احمد ارشد لکچرر شعبۂ عربی کراچی یونیورسٹی کی شخصیت معروف و مشہور ہے۔ تاریخ ابن اثیر الوحی المحمدی اور فقہ الاسلام جیسی ضخیم کتابوں کے ترجمے آپ کی کاوش قلم کے بعد زیور طبع سے آراستہ ہو چکے ہیں۔ بینات۔ الرحیم نیز کراچی یونیورسٹی کے تحقیقی مجلہ میں آپ کے علمی ادبی و تحقیقی مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔

حیاتِ باقی آپ کی تازہ ترین تالیف ہے، اس میں آپ نے سرزمین ہند کے مشہور بزرگ اور صوفیائے سلسلۂ نقشبندیہ کے ہندی سرخیل حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ کے سوانح حیات و تعلیمات کی تفصیل منضبط کی ہے۔ مزید افادے کی غرض سے مولانا ارشد نے حضرت خواجہ کے خلفائے کرام نیز ان کی اولاد و احفاد کے حالات بھی سپرد قلم کئے ہیں۔

حضرت خواجہ باقی باللہ کے حالاتِ زندگی اس لئے بھی ہمارے لئے اہم ہیں کہ آپ اکبری عہد کے مشہور مجدد حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی اور عہد مغلیہ کے مشہور محدث شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہا اللہ کے مرشد و شیخ طریقت تھے۔ ان دونوں بزرگوں کے اصلاحی کارنامے محتاج تعارف نہیں۔ شہنشاہِ اکبر کے دین الٰہی کے اثرات کو زائل کرنے میں ان دونوں بزرگوں کی مساعی کو سب سے زیادہ دخل ہے۔ درحقیقت اس دینی خدمت کی محرک حضرت خواجہ باقی باللہ کی تعلیم و تربیت تھی۔

اس زریں عہد تک برصغیر ہند میں سلسلۂ چشتیہ اور سلسلۂ قادریہ کا بڑا زور تھا، اور ہر طرف ان دونوں

سلسلوں کے تربیت یافتہ صوفیائے کرام اپنے اپنے طریقوں کے مطابق لوگوں کو رشد و ہدایت دینے میں کوشاں رہے۔ ان کے طریقوں میں بعض اعمال و اشغال میں کچھ لوگوں کو بڑا غلو پیدا ہو گیا تھا۔ اور بعض بدعات عام پسند ہو رہی تھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس زمانے میں اعتدال پسندی اور اتباع شریعت کا خیال صرف سلسلۂ نقشبندیہ میں تھا حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کی تلقین و ارشاد سے اس سلسلے کو بڑی تقویت پہنچی، اور ان کے دونوں عظیم ترین خلفاء حضرت مجدد الف ثانیؒ اور شیخ محدث دہلویؒ کی ترغیب و تلقین سے سلسلۂ نقشبندیہ کو چار چاند لگ گئے۔ یہ دونوں حضرات چاروں سلسلوں میں خرقۂ خلافت و اجازت کے مالک اور بڑے ممتاز اہل طریقت اور ان کے رشد و ہدایت نے بڑی حد تک چاروں طریقوں کو اعتدال پسند بنایا اور ان کو نشأۃ ثانیہ بخشی۔

مولانا ارشد نے بڑی محنت سے حضرت خواجہ صاحب کے حالاتِ زندگی یکجا کئے ہیں۔ اور ان کے ملفوظات و مجالس کا غائر مطالعہ کر کے ان کی تعلیمات پر روشنی ڈالی ہے۔ مؤلف موصوف نے حضرت خواجہ اور شیخ عبد الحق محدث کے گہرے تعلقات کا ذکر کیا ہے اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ شیخ نے سات رسائل و مکاتیب حضرت خواجہ کی فرمائش و استفسار (دیکھو صفحہ ۱۰۷) پر تحریر کئے ہیں، مگر خود حضرت خواجہ کے استفسارانہ الفاظ کیا تھے؟ اور ان رسائل کا ان پر کیا اثر ہوا؟ ان باتوں کی تفصیل نہیں بتائی گئی ہے اور نہ ان کا ذکر پروفیسر خلیق احمد نظامی کی کتاب حیاتِ شیخ عبد الحق میں ملتا ہے: تذکرہ و تصوف سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کے لئے یہ چھوٹی سی کتاب نہایت قیمتی ہے اور خاص و عام قارئین کے لئے بھی مفید و کار آمد ہے۔

(محمد صغیر حسن معصومی)